افکار و اخبار

حضرت مولانا مداراللہ صاحب مردان

تحریک روشنیہ کے بانی کے دعاوی اور نظریات
ایک تحقیقی جائزہ

اس موضوع پر قدح وقدح پر مشتمل دونوں نقطہ نظر پر بڑے پیمانہ پر فاضل قارئین اظہار خیال کر رہے ہیں کا ان آراء میں سے کسی سے اختلاف یا اتفاق ضروری نہیں (ادارہ)

موقر الحق بابت ستمبر میں "تحریک روشنیہ اور قیام پاکستان" کے عنوان کے تحت ڈاکٹر عبدالرشید پی ایچ ڈی کراچی کا مضمون میری نظر سے گذرا۔ پہلے ہم ڈاکٹر صاحب کے مضمون کے توجہ طلب اجزا پر بحث کریں گے اس کے بعد تحریک روشنیہ کے بانی بایزید کی کتابوں کی روشنی میں اس کے دعوئ نبوت ورسالت کا تحقیقی جائزہ پیش کریں گے کیونکہ بایزید سے متعلق کوئی بحث نتیجہ خیز اور مفید ثابت نہیں ہو سکتی جب تک اس کے اپنے دعووں کی روشنی میں اس کی شخصیت اور حیثیت کا تعین نہ کیا جائے۔

ڈاکٹر صاحب نے اپنے مضمون میں مغل اعظم جلال الدین اکبر کے دین الٰہی کے فتنے کا ذکر کرتے ہوئے لکھا ہوا ہے۔ کہ

"صوبہ سرحد کے صوفیائے کرام نے ان بدعقیدگیوں کا اپنی زبان سے مقابلہ کیا بلکہ تحریک روشنیہ کے مجاہدین نے تلوار کے ذریعے شاہی فوج کے چھکے چھڑا دئے۔ اور اس علاقہ کے جیالے مسلمانوں کی بہادری کو جذبۂ جہاد میں بدل دیا۔ اور یہ اسی تحریک کی کوشش تھی جو آگے چل کر قیام پاکستان کا سبب بنی"

ہمیں حیرت ہے کہ ڈاکٹر صاحب نے تحریک روشنیہ اور اکبر کے دین الٰہی کے فتنے کا ذکر کچھ اس انداز میں کیا ہے جس سے یہ تاثر ملتا ہے کہ گویا تحریک روشنیہ کا قیام اکبر کے دین الٰہی کے فتنے کا مقابلہ کرنے کے لئے ہی معرض وجود میں آیا تھا اور اس کا اساسی مقصد جہاد کے ذریعے اس فتنے کو دبانا تھا۔ حالاں کہ یہ دعوئ تاریخی حقائق کے خلاف تو ہے ہی خود

بایزید کی اپنی کتابیں اس دعوے کی صحت سے انکار کر رہی ہیں۔ بایزید کی ساری کتابیں اٹھا کر دیکھئے ان میں دین الٰہی کی مخالفت تو درکنار اس کا کہیں ذکر تک نہیں ملتا۔ اس کے برعکس بایزید کے تعلقات اکبر کے ساتھ پیری مریدی کے تھے اور اکبر جیسے مغرور اور جابر بادشاہ نے برملا اس کی پیری کو قبول کرنے کا اعلان کیا تھا۔

بایزید نے اپنی کتاب صراط التوحید ۹۷۰ھ میں لکھی تھی اور اس کی تصنیف کے دو سال بعد یعنی ۹۸۰ھ میں وفات پائی۔ صراط التوحید میں اکبر کے دین الٰہی کے فتنے کا ذکر تک نہیں ملتا۔ بایزید نے اپنی یہی کتاب اپنے خلیفہ دولت کے ہاتھ اکبر کو بھیجی تھی۔ اکبر پر اس کتاب کے پڑھنے کا کیا اثر ہوا اس کے لئے خود بایزید کی اپنی لکھی ہوئی سوانح عمری حال نامے کا بیان ملاحظہ ہو۔

"من شیخ را بہ پیری قبول کردم و ہر خدمتے کہ بفرماید بجا آرم۔ بعدہٗ چیزے ہدیہ برائے پیر دستگیر فرستاد۔ و خلیفہ را نیز خلعت بخشید" (بحوالہ مقدمہ خیر البیان ص ۲۵)

ترجمہ: میں نے شیخ کی پیری قبول کی اور وہ جو خدمت فرمائے میں بجا لاؤں گا۔ پھر اس نے کچھ چیزیں بطور ہدیہ پیر دستگیر کے لئے بھجوائیں اور خلیفہ دولت کو بھی خلعت سے نوازا"

بایزید نے اکبر کے بھیجے ہوئے تحفے کو خوشی کے ساتھ قبول کیا۔ اگر وہ اکبر کو دین الٰہی ایجاد کرنے کے سبب مبغوض سمجھتا تو اس کے ساتھ اس قسم کے تعلقات استوار نہ کرتا۔

ڈاکٹر صاحب نے بھی اپنے مضمون میں بایزید اور اکبر کے تعلقات کا ذکر کیا ہے۔ اور ان میں پیری اور مریدی کے مراسم کو تسلیم کیا ہے۔ پھر نہ معلوم انہوں نے یہ دعویٰ کس بنا پر کیا۔ کہ دین الٰہی کے فتنے کا مقابلہ کرنے کے لئے تحریک روشنیہ کے مجاہدین نے خود بھی جہاد کیا اور مسلمانوں میں بھی جذبہ جہاد کو بیدار کیا۔ اور پھر یہ دعویٰ بھی عجیب و غریب ہے کہ انہوں نے قیام پاکستان کا رشتہ تحریک روشنیہ کی سرگرمیوں سے جوڑ لیا۔ ہمیں اس سے بھی شدید اختلاف ہے کہ تحریک روشنیہ یا فرقہ روشنیہ کی سرگرمیوں پر جہاد کا اطلاق کیا جائے۔ جب کہ جہاد کا اطلاق اس جنگ پر کیا جاتا ہے جو محض اعلائے کلمۃ الحق اور دفع فساد کے لئے لڑی جاتی ہے۔ اور مسلمانوں کے دو فریقوں کے درمیان دنیوی اغراض کے لیے جو قتال کیا جاتا ہے۔ اس پر جہاد کا اطلاق کرنا اسلامی تعلیمات کے قطعی منافی ہے۔

جہاں تک قابل کے گورنر مرزا محمد حکیم خان اور پشاور کے حاکم معصوم خان کی فوجوں سے بایزید اور روشنائیوں کے لڑنے کا تعلق ہے تو اس کی وجہ نہ تو اکبر کے دین الٰہی کی مخالفت تھی اور نہ مغل دشمنی تھی۔ اور نہ بقول بعض ادیبوں کے اس کا سبب یہ تھا کہ بایزید مغلوں سے پختونوں کی داخلی حکومت کا خواہاں تھا۔ یہ تصور دراصل بیسویں صدی کے عصری تقاضوں اور ان کے اثرات کا پیدا کردہ ہے۔ اور اس کے پس پشت علاقائی، نسلی اور لسانی عصبیت کے لئے راہ ہموار کرنا ہے۔ بایزید نے مرزا حکیم کی فوجوں سے جنگ کا آغاز اس لئے کیا کہ بایزید کے مریدوں نے کابل

جانے والے ایک قافلے کو لوٹا تھا جس پر مرزا حکیم نے راستوں اور قافلوں کی حفاظت کی خاطر بایزید اور روشنائیوں کے خلاف لشکر کشی کی۔ اور بایزید قافلے کے لوٹنے کے لئے مرزا حکیم سے اظہار معذرت کرنے کی بجائے جنگ پر آمادہ ہوا چنانچہ یہ حقیقت ڈاکٹر صاحب کے نزدیک بھی مسلّم ہے اور انہوں نے اپنے مضمون میں اس واقعے کا ذکر کیا ہے اس واقعے کا مفصل ذکر حالنامہ میں موجود ہے جس کے لئے حالنامہ کے صفحات ۱۷۴ سے ۱۸۰ تک دیکھے جائیں۔

حالنامہ میں اس واقعے کے آخر میں لکھا ہے کہ

" بایزید نے اس جنگ میں شریک ہونے والے روشنائیوں کو یہ اعزاز بخشا کہ یہ ایک حصہ مال غنیمت دوسروں سے زیادہ پائیں گے۔"

مال غنیمت کی اصطلاح سے بایزید کا یہ عقیدہ واضح ہوا کہ وہ اس جنگ کو جہاد اور اپنے مخالفین کو کافر سمجھتا تھا اسی لئے تو ان سے حاصل شدہ مال و اسباب کا مال غنیمت کا نام دیا۔ اسی طرح روشنائیوں نے مغلی فوج سے ایک اور جنگ لڑنے کے بعد اس کو غزائے کلاں کا نام دیا۔

ان جنگوں سے مغل اعظم کا کوئی تعلق نہ تھا اور نہ اس نے مرزا حکیم کو پیر روشان یا روشنائیوں سے لڑنے کا کوئی فرمان بھیجا تھا بالفاظ دیگر یہ ایک صوبائی معاملہ تھا جس کا تعلق امن عامہ کے قیام اور راستوں اور قافلوں کی حفاظت سے تھا واضح رہے کہ گورنر کابل کی مغلی فوج میں تنہا مغل نہ تھے۔ بلکہ اس میں پختون قبائل کی نمایاں اکثریت تھی۔ اور یہ بھی مسلّم ہے کہ دہلی اور اٹک سے کابل کو جو قافلے جاتے تھے ان میں قبائل اور پختونوں اور اس علاقہ کے لوگوں کی اکثریت تھی جن کا مال و اسباب لوٹنا روشانی اپنے لئے حلال سمجھتے تھے کیونکہ ان کے پیر تمام کی یہی تعلیم تھی۔

بایزید سے اکبر کے ارادت مندانہ تعلق کا دوسرا ثبوت یہ ہے کہ بایزید کی وفات کے بعد جب اس کا بیٹا شیخ محمد عمر جانشین ہوا اور یوسف زئیوں پر سات آٹھ سال تک حکومت کی۔ اور پھر حمزہ خان الکوزئی کی سرکردگی میں یوسفزئیوں نے بایزید کے خاندان اور روشنائیوں کو شکست دی جس کے نتیجے میں بایزید کے پانچ لڑکوں شیخ محمد عمر۔ خیرالدین۔ نورالدین، اللہ داد اور دولت کو لقمۂ اجل ہونا پڑا۔ اور جلال الدین عرف جلالہ قید ہوا۔ بایزید کا ساتواں لڑکا کمال الدین اس وقت تیراہ میں تھا جو بچ گیا۔ بایزید کی بیوی بی بی شمسو بھی یوسف زئیوں کی قید میں آگئی۔

اکبر کو اپنے پیر بایزید کے خاندان کی تباہی کا حال سن کر بہت رنج ہوا۔ اس کے بارے میں روشنائیوں کی اپنی تاریخ حالنامے کا بیان خاص طور پر قابل ذکر ہے۔

" چوں اکبر بادشاہ شنید کہ با خاندان "پیر دستگیر" افغاناں چنیں کار کردند از لاہور کوچ در کوچ کردہ تا بشہر اٹک رسید۔ جابجا در قبائل افغاناں فرمان فرستاد کہ وائے بر کسے کہ از خاندان پیر روشان و اصحاب او از مرد و زن و آزاد و بندہ در خانۂ خود نگاہ دارد۔ باید کہ بدیدن

فرمانِ جملہ را بحضور بیارند۔ (حالنامہ و مقدمہ خیر البیان صد ۳۶)

ترجمہ: جب اکبر بادشاہ نے سنا کہ پیر دستگیر کے خاندان کے ساتھ ایسا برتاؤ کیا گیا ہے تو لاہور سے آتا ہوا اٹک آپہنچا۔ اور جگہ جگہ افغان قبائل کو فرمان بھیجا کہ اس شخص کی حالت پر افسوس ہے جو پیر روشان کے خاندان اور اس کے یاروں میں سے مردوں، عورتوں، آزاد غلاموں کو اپنے پاس قید رکھتا ہے اس فرمان کے دیکھتے ہی وہ سب لوگ میرے حضور پیش کئے جائیں۔

حالنامہ کے اس بیان کے پیش نظر کوئی صاحب بصیرت اس حقیقت سے انکار نہیں کر سکتا کہ اکبر بایزید کے ساتھ بڑی عقیدت رکھتا تھا۔ اور ڈاکٹر صاحب کی طرح پیر روشان اور پیر دستگیر سمجھتا تھا۔ اور اس کو پیر دستگیر کہنے میں کوئی باک محسوس نہیں کرتا تھا۔ حالاں کہ وہ دوسرے تمام لوگوں کو اپنے سے فروتر سمجھتے ہوئے انہیں اپنے سامنے سجدہ بجا لانے پر مجبور کرتا تھا۔ اس کے علاوہ بایزید کے خاندان اور اصحاب کے ساتھ اسے اتنی ہمدردی تھی کہ بنفس نفیس لاہور سے چل کر اٹک آیا۔ اور اس وقت تک چین سے نہ بیٹھا جب تک اپنے پیر دستگیر کے خاندان اور اصحاب کو یوسف زیوں کی قید سے نہ چھڑا لیا۔

بایزید سے اکبر کی ارادت و عقیدت کا تیسرا ثبوت یہ ہے کہ اس نے بایزید کے چھوٹے لڑکے جلالہ کو یوسف زیوں کی قید سے نہ صرف چھڑا لیا بلکہ اسے اپنے ساتھ لے گیا اور اسے نہایت عزت و احترام سے رکھا۔ ہمارے بعض ادیب یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ جلالہ چند دن اکبر کے پاس رہا اور موقع پاتے ہی وہاں سے بھاگ نکلا۔ لیکن ہم اس دعوے کو ذہنی اختراع کے سوا اور کچھ نہیں کہہ سکتے کیونکہ روشانیوں کی اپنی تاریخی کتاب ان کے اس دعوے کی تردید کر رہی ہے چنانچہ حالنامے کا بیان ہے کہ:۔

"اکبر نے جلالہ کو اپنے پاس نہایت عزت و احترام سے رکھا۔ لیکن شیخ محمد خلیل (مرید بایزید) نے تنہائی میں جلالہ سے کہا کہ اکبر کی اس مدارات سے دھوکے میں نہ آنا۔ مناسب ہے تم یہاں سے بھاگ نکلو۔ لیکن اس پر راضی نہ ہوا۔ آخر پیر روشان کے ان مریدوں نے جو اس کے ساتھ تھے، جب یہ دیکھا کہ وہ اکبر کا ساتھ چھوڑنا نہیں چاہتا تو انہوں نے باہمی مشورہ کر کے جلالہ کو بے ہوشی کی دوا پلائی اور مشہور کیا کہ وہ بیمار ہے۔ وہ بے ہوشی کی حالت میں اسے اٹھا کر چپکے سے کوہستان لے گئے۔ جلالہ کو جب ہوش آیا تو اس نے اکبر کے "احسانات" گنوا کر واپس جانا چاہا۔ مگر ان مریدوں نے ایک نہ سنی۔ آخر وہ شیخ عمر کی جگہ اپنے باپ کی مسند پر بیٹھا اور پیر روشان کے مریدوں میں تنظیم کر کے مغلوں کے خلاف معرکہ ہوا۔

(حالنامہ و تذکرہ صوفیائے سرحد صد ۱۹۳)

حالنامہ کے اس بیان سے یہ حقیقت واضح ہو گئی کہ جلالہ اپنی مرضی سے اکبر کے دربار سے نہیں بھاگا بلکہ اسے بے ہوشی کے عالم میں زبردستی بھگا کر لے جایا گیا اور اگر اسے بے ہوش کر کے نہ لے جاتے تو وہ اکبر اعظم سے کبھی مفارقت اختیار نہ کرتا۔

کیونکہ اکبر کے وہ تمام احسانات اس کے پیش نظر تھے جو اس نے وقتاً فوقتاً بایزید اور اس کے خاندان اور جلالہ پر کئے تھے۔

اب ان حقائق کی روشنی میں ڈاکٹر صاحب کے اس دعوے کی حقیقت کھل جاتی ہے کہ تحریک روشنیہ کے مجاہدین نے جلال الدین اکبر کے دین الٰہی کے فتنے کا مقابلہ کرنے کے لئے خود بھی جہاد کیا اور اس علاقہ کے مسلمانوں کے دلوں میں جذبۂ جہاد کو بیدار کیا اور پھر ان کا یہ دعویٰ تو مضحکہ خیز ہے کہ روشنیہ کی تحریک آگے چل کر قیام پاکستان کا سبب بنی ؎

خرد کا نام جنوں رکھ دیا جنوں کا خرد جو چاہے آپ کا حسن کرشمہ ساز کرے

بایزید کی وفات کے کئی سال بعد روشانیوں اور جلالہ نے جو جنگیں لڑیں ان کا مقصد نہ اکبر کے دین الٰہی کے فتنے کا دبانا تھا اور نہ مغل دشمنی ان جنگوں کی بنیاد تھی۔ حقیقت یہ ہے کہ بایزید کی تعلیمات کی روشنی میں جلالہ اور روشانی اپنے سوا تمام مسلمانوں کے مال و اسباب کو لوٹنا حلال سمجھتے تھے۔ یہی وجہ تھی کہ وہ دہلی اور اٹک سے کابل جانے والے قافلوں پر یلغار کرتے تھے۔ اور خون خرابہ کر کے ان کے مال و اسباب لوٹتے تھے۔ اور مغلی فوج ان کی ان سرگرمیوں کی روک تھام کے لئے مقابلے پر اتر آتی۔ یہاں یہ واضح رہے کہ ہم اکبر یا مغلوں کی صفائی پیش نہیں کر رہے ہیں۔ ہم اکبر کی بے دینی اور الحاد کی بر ملا مذمت کرتے ہیں۔ اور اس نے اپنی سلطنت کی توسیع کے لئے یوسف زئیوں اور دوسرے پختون قبائل سے جو جنگیں لڑیں وہ قطعاً حرام تھیں اور مغل فوج کے مقابلے میں پختون قبائل کی جنگ مدافعانہ تھی۔ اس لئے وہ اس میں حق بجانب تھے۔

لیکن روشانیوں اور جلالہ کی سرگرمیاں کچھ اور قسم کی تھیں۔ تاریخ سے ثابت ہے۔ کہ بایزید کے بیٹے جلالہ اور روشانیوں سے نہ قافلے محفوظ تھے اور نہ مسلمانوں کے شہر۔ چنانچہ جلالہ نے آخری بار شہر غزنی پر حملہ کیا اور اس کے مکینوں کو خوب لتاڑا۔ حالانکہ ظاہر ہے کہ غزنی مغلوں کا مخصوص شہر نہ تھا۔ اور اس میں عام مسلمان اور پختون آباد تھے کیونکہ جلالہ اور روشانیوں کی نظر میں وہ تمام مسلمان مباح الدم اور ان کا لوٹنا جائز تھا۔ جو پیر بایزید کے منکر تھے اور اس پر ایمان نہیں لاتے تھے۔ حضور رحمۃ اللعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعلیم تو یہ ہے کہ غیر مسلموں سے جنگ کے دوران بھی ان کے بوڑھوں، عورتوں اور بچوں سے کوئی تعرض نہ کیا جائے گا۔ لیکن بایزید اور اس کے مرید اس قسم کی اخلاقی اور اسلامی پابندیوں سے آزاد تھے۔

فقہ حنفیہ کا مسئلہ ہے کہ اگر مجاہدین اسلام کفار سے نبرد آزما ہوں۔ اور وہ ان کے ایک شہر پر حملہ کرنے والے ہوں لیکن صبح کے وقت اس شہر سے اذان کی آواز بلند ہو تو مجاہدین اسلام اس شہر پر حملہ نہیں کریں گے تاکہ ایسا نہ ہو کہ غیر مسلموں کے ساتھ کہیں مسلمانوں کو نقصان نہ پہنچے۔ لیکن غزنی پر حملہ کرتے وقت جلالہ اور روشانیوں کو اس قسم کا خیال تک نہ آیا۔

ڈاکٹر صاحب کہتے ہیں کہ :-

" بایزید کی اس تعلیم و تربیت کا اثر ہوا کہ لوگوں نے غلط روایات کو ترک کر دیا اور پورا معاشرہ حصول خیر و فلاح کی طرف راغب ہو گیا جس کا اعتراف اخوند درویزہ نے ان الفاظ میں کیا ہے۔ جب میں بایزید کے ہاں ٹھہرا ہوا تھا تو صبح کی نماز میں وہ آگے ہوا اور اس کے مریدوں نے اس کے پیچھے نماز پڑھی "

لیکن ڈاکٹر صاحب نے حضرت اخوند درویزہ کی عبارت میں تصرف کیا ہے۔ ان کے اصل الفاظ یہ ہیں :-

" بایزید نے نہ غسل کیا اور نہ وضو کیا۔ آ کر مسجد میں بیٹھ گیا۔ اس کے بعد اس کے مرید پہنچے اور صبح کی نماز میں مشغول ہو گئے "   (تذکرۃ الابرار والاشرار ص ۱۵۰)

خوشحال خان خٹک کا ذکر کرتے ہوئے ڈاکٹر صاحب لکھتے ہیں کہ

" خوشحال خان خٹک نے تو یہاں تک کہہ دیا ہے کہ اخوند درویزہ نے پیر روشن کی خیر البیان کو دیکھا لیکن اس کے مضمون کو نہ سمجھ سکے "

لیکن اس کا یہ مطلب نہ لیا جائے کہ خوشحال خان خٹک حضرت اخوند درویزہ کے مخالف اور بایزید کی تعلیمات کے حامی تھے۔ بلکہ اس کے برعکس انہوں نے خود بھی اور ان کے خاندان نے بھی یک زبان ہو کر حضرت اخوند درویزہ کی دعوت و تعلیمات کی تائید کی ہے۔ اور ان کی تصانیف کو خراج تحسین پیش کیا ہے اور اپنی کتابوں میں پیر روشان کی برملا مذمت کی ہے۔ مضمون کی طوالت سے بچنے کی خاطر ہم دیوان عبدالقادر خان خٹک اور افضل خان ہجری کی تاریخ کے حوالے چھوڑتے ہیں۔ صرف خوشحال خان خٹک کی کلیات سے دو شعر پیش کرتے ہیں۔ جن میں سے ایک شعر میں انہوں نے اخوند درویزہ اور پیر روشان کا موازنہ کرتے ہوئے صاف کہا ہے کہ اخوند درویزہ ایمان کی دعوت کا علمبردار تھا اور پیر روشان کفر کی تلقین کرتا تھا۔ حق و باطل میں حد فاصل کھینچنے والا وہ شعر یہ ہے :-

زُہ دَ درویزہ غونډ ایمان نبیم ورته
دے دَ پیر روخان غونډ د کفر کا تلقین   (کلیات خوشحال خان خٹک ص ۲۳۳)

ترجمہ۔ میں اخوند درویزہ کی طرح اس کو ایمان سکھاتا ہوں اور یہ پیر روشان کی طرح کفر کی تلقین کرتا ہے۔

اور حضرت اخوند درویزہ کے مخزن الاسلام کی تعریف ان الفاظ میں کرتے ہیں۔

دوہ څیز وسره دي په سوات کښې که خفي دي که جلي
یو مخزن د درویزه دے بل دفتر د شیخ ملي

ترجمہ۔ سوات میں دو چیزیں خواہ وہ پوشیدہ ہوں یا علانیہ قابل قدر ہیں — جن میں ایک اخوند درویزہ کی مخزن ہے

اور دوسرے شیخ ملی کا دفتر ہے۔

ڈاکٹر صاحب نے بایزید کی خیر البیان کی چار زبانوں خصوصاً پشتو کی تعریف کی ہے کہ اس نے پشتو میں اپنا سرمایہ چھوڑا ہے۔

لیکن ہم یہ واضح کئے دیتے ہیں کہ بایزید نے خیر البیان میں پشتو زبان کو وہ مقام نہیں دیا ہے جس کی وہ مستحق نہیں ہے۔ اس نے خدا کی طرف سے اپنے اوپر چار زبانوں میں خیر البیان نازل کروائی جس میں ترتیب کے لحاظ اس نے پشتو کو درجہ سوم میں رکھا۔ عربی کی تقدیم اور ترجیح تو سر آنکھوں پر کہ وہ قرآن کی زبان ہے اور تاجدار عربی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی زبان اور اہل جنت کی زبان ہے لیکن ہمیں بایزید سے اس بات پر بالکل بجا شکوہ ہے کہ اس نے پشتو کو فارسی سے بھی موخر کر دیا ہے۔ اور پختون قوم کو فارسی خوانوں کے پیچھے لگا دیا ہے

من از بیگانگاں ہرگز نہ نالم — کہ با من ہر چہ کرد آں آشنا کرد

ڈاکٹر صاحب لکھتے ہیں:-

" اس کے علاوہ پشتو موسیقی کا ارتقا بایزید اور ان کے پیروکاروں ہی کی وجہ سے ہوا۔ ان لوگوں نے پشتو موسیقی میں بنیادی تبدیلیاں کیں۔ اور نئے سُر ایجاد کئے۔ شمال مغربی علاقے کے لوگوں کو علم موسیقی کا خزانہ بایزید انصاری کے مرید حاجی محمد کے طفیل ملا"

یہ درست ہے کہ بایزید اور اس کے پیروکاروں نے موسیقی کو ترقی دی اور اسے پختونخوا میں خوب فروغ دیا۔ موسیقی اور سرود کے ساتھ بایزید اور اس کے مریدوں کا خاص شوق تھا۔

جب کہیں رقص و سرود کی محفل گرم ہوتی تو بایزید وہاں جاتا اور کبھی کبھی فرط شوق سے خود بھی رقص میں مطربوں کے ساتھ شریک ہو جاتا۔ اس کی جنونانہ حرکات کے باپ (قاضی عبداللہ) کو بری لگتی تھیں۔ وہ اس پر بدنام ہو رہا تھا مگر وہ کچھ نہیں کر سکتا تھا۔ (مقدمہ خیر البیان ص ۶)

لیکن ہمیں افسوس اس بات پر ہے کہ وہ موسیقی اور سرود کے جواز کو معاذ اللہ اپنی ساختہ احادیث نبویؐ اور حدیث قدسی سے ثابت کرتا ہے۔ چنانچہ اس کے لئے حالنامہ کی یہ عبارت ملاحظہ ہو۔

" ایک رات بایزید نے خواب میں دیکھا کہ ہندوؤں کی ایک جماعت زنار بند، گلوبستہ اس کے گھر میں آئی اس کے خواب کے دوسرے دن چالیس آدمی بایزید کے گھر آئے۔ اور ہر ایک رباب، دائرہ اور چار تارہ لئے ہوئے تھا۔ انہوں نے کہا بایزید! عالم کہتے ہیں کہ مزامیر کا سننا حرام ہے تیری اس کے متعلق کیا رائے ہے؟ بایزید نے کہا کہ میں نے حدیث میں دیکھا ہے کہ مزامیر کی تین نوعیتیں ہیں۔ حرام۔ مباح۔ اور حلال۔ حدیث قدسی میں ہے کہ جو کسی چیز کی آواز محبت دنیا کے لئے سنتا ہے وہ حرام ہے اور جو محبت جنت کے لئے سنتا ہے وہ حلال ہے۔

پھر درویشوں نے کہا کہ اگر اجازت ہو تو ہم تیرے سامنے مزامیر بجائیں۔
بایزید نے جواب دیا، بجاؤ۔ بشرطیکہ تمہارا بجانا محبت خدا تعالیٰ کے لئے ہو۔ (حالنامہ ص ۱۱۳)
مزید برآں خیر البیان اور صراط التوحید میں سرود کی تعریف و توصیف میں نبی علیہ السلام کے حوالے سے اپنی گھڑی ہوئی دو حدیثیں بھی بیان کی ہیں جو درج ذیل ہیں۔

السماع طریقۃ وصول القلوب الی قرب المحبوب
سرود طریقہ رسیدن دلہاست بسوئے نزدیکی محبوب۔ نبی نے کہا ہے علیہ السلام (خیر البیان ع۔ ۲۷۱)
ترجمہ۔ سرود طریقہ ہے دلوں کے پہنچنے کا محبوب کی نزدیکی کی طرف۔

السماع رمز من رموز الرحمٰن لا ینکشف بالبیان ولا یقدر ان یتکلم باللسان۔
شنیدن سرود رمز بیست از رمزہائے خدا کہ ظاہر نمی شود آں رمز بہ بیان کردن و قادر نیست ہیچ کسی بہ آنکہ سخن برآرد بہ بیان۔ نبی نے کہا ہے علیہ السلام (خیر البیان ۲۷۱)
ترجمہ۔ سرود کا سننا خدا کے رمزوں میں سے ایک رمز ہے کہ بیان کرنے سے وہ رمز ظاہر نہیں ہو سکتا۔ اور کوئی شخص اس پر قادر نہیں ہے کہ اس بیان میں بات کر سکے۔

بایزید کو موسیقی، سرود اور مزامیر کے ساتھ اتنا شوق تھا کہ پختونوں میں اس کو دینی حیثیت سے مقبول کرنے کے لئے خدا تعالیٰ کی طرف سے ایک جھوٹی حدیث قدسی اور نبی علیہ السلام کی جانب سے دو جعلی حدیثیں بھی گھڑی ہیں۔ ڈاکٹر صاحب کا خیال ہے کہ حضرت اخوند درویزہ کے ارشادات کے برعکس بایزید کی کتابوں میں موضوعی احادیث نہیں ہیں جب کہ اس کی تصنیفات بے شمار جعلی اور خود ساختہ احادیث قدسی اور احادیث نبوی بھری پڑی ہیں۔
اور پھر بایزید موسیقی اور علم توحید کو خدا کے دو پوشیدہ خزانے سمجھتا ہے جو اس کے ذریعے سے افغان قوم کو ملے۔ حالنامے میں ہے کہ :۔

ایک روز اپنے دوستوں سے کہتا تھا کہ دو خزانے حق تعالیٰ نے افغانوں سے پوشیدہ رکھے تھے۔ دو شخصوں کے طفیل وہ دونوں خزانے افغانوں پر ظاہر کئے۔ ایک خزانہ ان میں سے علم توحید ہے جس کو خدا تعالیٰ نے پیر روشاں کے طفیل افغانوں پر ظاہر کیا۔ دوسرا خزانہ جو ظاہر کیا گیا وہ خزانہ علم موسیقی کا ہے جو حاجی محمد (مرید پیر روشاں) کے طفیل افغانوں پر ظاہر ہوا۔ (حالنامہ ص ۳۵۴)

بایزید کے اس بیان کی روشنی میں موسیقی کے علاوہ علم توحید بھی وہ خزانہ تھا جو اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے سے لے کر بایزید کے زمانے تک افغانوں سے پوشیدہ رکھا تھا۔ اور بایزید کے ذریعے ہی علم توحید کے خزانے کو افغانوں پر ظاہر کیا۔ بایزید کی اس بے سروپا باتوں کی زد براہ راست رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ

کی رسالت پر پڑتی ہے۔ کہ آپؐ نے معاذ اللہ دنیا کی قوموں کو جن میں افغان قوم بھی شامل ہے، پیغام توحید اور علم توحید کو صحیح معنوں میں نہیں پہنچایا۔ بلکہ بقول بایزید آپؐ کے ہوتے ہوئے بھی اللہ تعالیٰ نے علم توحید کے اس خزانے کو بایزید کے لئے مخفی رکھا اور اسی کے ذریعے افغان قوم پر ظاہر کیا۔ بایزید کے اس دعوے سے نبی علیہ السلام پر خاکم بدہن اس کا تفوق لازم آتا ہے۔ اور حضورؐ کی شان رسالت کی تنقیص ہوتی ہے جس کے لازمی نتائج سنگین مضمرات کے حامل ہیں۔

ڈاکٹر صاحب نے اپنے مضمون میں بایزید کی تکمیل علم کا ذکر بھی کیا ہے۔ اور ان کے خیال میں یہ بایزید کا بڑا کارنامہ ہے کہ اس نے عربی، فارسی، ہندی اور پشتو چار زبانوں میں الہام ربّانی کے ذریعہ خیر البیان لکھی۔ ہم کہتے ہیں کہ اگر خیر البیان کی عربی الہامی ہوتی تو چاہئے تھا کہ اس کی عربی بڑی فصیح و بلیغ ہوتی اور اس کا معیار بہت بلند ہوتا۔ اور واقعۂ حقیقت حال یہ ہے کہ اس کی الہامی عربی کی ایک ایک سطر میں کئی فاش غلطیاں ہیں۔ اور مشکل ہی سے اس پر عربی کا گمان ہوتا ہے۔ یہ دوسری بات ہے کہ جن حضرات نے ان کی کتابوں کو ایڈیٹ کیا ہے انہوں نے بایزید کی عربی کو ایک حد تک صحیح بنانے کی کوشش کی ہے۔ خیر ہم اس وقت اس موضوع پر مزید بحث کرنا نہیں چاہتے۔

ڈاکٹر صاحب نے بایزید پر صرف حضرت اخوند رویزہ کے کئے گئے اعتراضات بھی گنائے ہیں جن کا تقاضا یہ تھا کہ وہ بایزید کی کتابوں سے یہ ثابت کرتے کہ حضرت اخوند رویزہ کے اعتراضات درست نہیں۔ لیکن ڈاکٹر صاحب نے یہ زحمت نہیں فرمائی۔ ہم بڑی تعدّی کے ساتھ کہتے ہیں کہ بایزید پر حضرت اخوند رویزہ کے تمام اعتراضات بالکل صحیح اور درست تھے۔ اور آج بھی ان کی صحت میں سرِمو فرق نہیں آیا ہے حضرت اخوند رویزہ کا سب سے بڑا اعتراض یہ تھا کہ بایزید نبوت کا مدعی تھا۔ ہمارے اس مضمون کا عنوان بھی بایزید کے دعویٰ نبوت و رسالت سے متعلق ہے۔ ہم ڈاکٹر صاحب اور دوسرے احباب کی تشفی کی خاطر بایزید کی اپنی کتابوں سے اس کے دعویٰ نبوت و رسالت کا ایک تحقیقی جائزہ پیش کرتے ہیں۔ اس مقصد کے لئے بایزید کے مندرجہ ذیل الہامات ملاحظہ کیجئے۔

<u>ہر زمانے میں صاحب کتاب ہادی کا بھیجنا</u> | ۱۔ اے بایزید! میں ہر زمانے کے بے خبر لوگوں کو عذاب نہیں دوں گا۔ میں بھیجے ہادی کو ان کے پاس کتاب کے ساتھ بھیجوں گا جس میں سچ، جھوٹ، حلال، حرام کرنے اور نہ کرنے کے کاموں اور راحت و عذاب کا بیان ہوگا۔ (خیر البیان ص ۷۵)

بایزید کے اس الہام سے ختم نبوّت کا صاف انکار اور اجرائے نبوت کا برملا اقرار ہے۔

<u>بایزید کو خیر البیان کے ساتھ بھیجا گیا</u> | ۲۔ دیکھو بایزید! میں نے تجھ سے پہلے پیغمبروں کو ان کی قوموں

کی زبانوں میں کتابیں بھیجی تھیں جن میں سچ، جھوٹ کرنے اور نہ کرنے کے کاموں اور حلال و حرام کا بیان تھا۔ وَمَا اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا بِلِسَانِ قَوْمِهٖ (ہر آئینہ تحقیق فرستادیم ہر پیغمبر را بہ زبان قوم او) بیان ہے۔ قرآن میں دیکھو! میں تجھ کو اپنی قدرت سے چار زبانوں میں خیر البیان سکھاؤں گا۔ کیا ہوا اگر تو اس سے پہلے خیر البیان سے بے خبر تھا۔ (خیر البیان ص۱)

اس الہام سے معلوم ہوا کہ بایزید نے دوسرے صاحب کتاب پیغمبروں کی طرح اپنے آپ پر چار زبانوں میں خیر البیان کو نازل کروایا۔ جو پیغمبروں کی طرح حلال و حرام کے بیان پر مشتمل ہے۔

پیغمبروں کی طرح راہ دکھلانے والا | ۳۔ میں نے تجھے راہ دکھانے والا بنایا تاکہ تو لوگوں کو پیغمبروں کی طرح سیدھی راہ دکھائے یا ایها النبی انا ارسلنٰك شاهدًا و مبشرًا و نذیرًا و داعیًا الی الله باذنه و سراجًا و منیرًا ہ۔ اے ہر کدام پیغمبر ما فرستادیم ترا درحالے کہ گواہ ہستی تو، خوش خبر رسانندہ تو، و تنبیہ رسانندہ تو، خوانندہ تو مردم را بسوئے پروردگار بحکم پروردگار درحالے کہ چراغ روشن کنندہ تو قرآن میں ہے عیاں (خیر البیان ص۱)

اس الہام میں بایزید کہتا ہے۔ کہ میں اللہ کی طرف سے دوسرے پیغمبروں کی طرح سیدھی راہ دکھانے والا ہوں۔ اور پھر مذکورہ آیت بھی اپنے اوپر نازل کروائی۔ حالاں کہ یہ پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات مبارک سے مخصوص ہے۔ لیکن بایزید نے "یا ایها النبی" کے معنی "اے ہر کدام پیغمبر" کر کے اس خطاب میں ہر پیغمبر کو شامل کر دیا۔ اور وہ اپنے آپ کو پیغمبر سمجھتا ہے۔ اس لئے اس طریقے سے اپنے آپ کو مذکورہ آیت کا مصداق بنایا۔

خیر البیان کلام الٰہی ہے | ۴۔ جو آدمی اس کلام پر یقین نہیں رکھتا اسے کہہ دے کہ خدا کی طرف سے اس سے بہتر کلام لاتے۔ اگر تم سچے آدمی ہو۔ وان کنتم فی ریب مما انزلنا علی عبدنا فأتوا بسورة من مثله بیان ہے قرآن میں (خیر البیان ص۲۱۶)

آیت کا ترجمہ۔ اگر تم شک میں ہو سو اس کلام کے بارے میں جو اتارا ہم نے اپنے بندہ پر۔ تو لے آؤ ایک سورت اس جیسی۔

اس الہام میں کلام سے خیر البیان مراد ہے۔

اس الہام کے بعد متصل بایزید نے بحیثیت ہادی اپنا یہ قول لکھا ہے۔

خیر البیان کلام بشر نہیں ۵۔ ہر زمانے میں جاہل انسان پیغمبر کی کتاب اور ولی کی کتاب پر ایمان نہیں لاتا بلکہ اسے کلام بشر سمجھتا ہے۔ باطل ہے کہ اس کو شک کے ساتھ پڑھے۔ (خیر البیان ص۲۱۶)

واضح رہے کہ بایزید اپنے آپ کو شیخ کامل اور پیر تمام کہتا ہے لیکن اس معنی میں کہ اس کے نزدیک پیر تمام اور نبی رسول کا مرتبہ ایک ہی ہے چونکہ رسول ایک نئی کتاب اور نئی شریعت لاتا ہے جس میں فرائض بھی ہوتے ہیں اور امر و نواہی بھی۔ اس لیے بایزید نے بھی اپنی شریعت میں اپنے متبعین پر وہ بعض وہ چیزیں فرض قرار دی ہیں جو شریعت محمدیؐ میں قطعاً فرض نہیں۔ اسی طرح وہ صاف اقرار کرتا ہے کہ اس کی شریعت میں اوامر بھی ہیں اور نواہی بھی جس طرح پیغمبر پر اور اس کی کتاب پر ایمان لانا فرض ہوتا ہے۔ اسی طرح بایزید بھی اپنے آپ پر اور اپنی کتاب خیر البیان پر ایمان لانا فرض قرار دیتا ہے۔ اور اپنے منکرین کو کافر مشرک اور منافق کہتا ہے۔ مزید برآں اس کا یہ بھی عقیدہ تھا کہ وہ تمام زمانے کے لئے پیر کامل تھا اور اسی بنا پر وہ اپنے آپ کو پیر تمام کہتا تھا۔ وہ اپنے سوا تمام مشائخ طریقت اور پیران عظام کو نہ صرف ناقص بلکہ مشرک قرار دیتا تھا اور اپنے اصحاب اور پیروکاروں کو نجات یافتہ سمجھتا تھا اور روز حشر میں دوسرے انبیاء علیہم السلام کے مقابلے میں اپنے لئے ایک منفرد مقام اور اپنے پیروکاروں کے لئے ایک امتیازی شان کا قائل ہے۔ وہ اپنے آپ کو ہادی کہتا ہے۔ بدیں معنی کہ اللہ تعالیٰ نے اسے اپنی طرف سے لوگوں کے لئے ہادی بنایا ہے۔ اور ہادی کا اطلاق پیغمبر پر ہوتا ہے اسی طرح وہ بے شمار غیر اسلامی عقائد کا معتقد اور داعی ہے اور واضح طور پر نبوت و رسالت کا مدعی ہے۔

اب مذکورہ امور کے ثبوت کے لئے بایزید کے مندرجہ ذیل الہامات ملاحظہ ہوں۔

پیر تمام کا دعویٰ | ۶۔ اس زمانے میں تیرے سوا پیر تمام نہیں ہے تو انبیاء کا وارث ہے اور صاحب ہدایت ہے تو اس کلام پر یقین کر۔ (خیر البیان ص ۳۲۴)

پیر تمام پیغمبروں کے ساتھ اٹھے گا | ۷۔ اے بایزید! میں قیامت کے دن چار زمروں میں آدمیوں کو اٹھاؤں گا۔ پیر تمام کو پیغمبروں کے زمرے کے ساتھ اٹھاؤں گا۔ اور پیر ناتمام کو شیطان کے عمل پر شیطان کے زمرے کے ساتھ اٹھاؤں گا۔ پیر تمام کا فرماں بردار مسلمان کے عمل پر مسلمان کے ساتھ اور پیر ناتمام کا فرماں بردار کافروں کے عمل پر کافروں کے ساتھ اٹھاؤں گا۔ (خیر البیان ص ۲۰)

پیر تمام اور پیغمبر ہم مرتبہ ہیں | ۸۔ اے بایزید! اگر تیری رضا ہو کہ لوگوں کو پیغمبروں کی راہ کی طرف بلائے پس چاہیے کہ تو انہیں پیر تمام کی طرف بلائے۔ (خیر البیان ص ۳۲)

شیخ کامل کا نافرمان اسلام سے خارج ہے | ۹۔ جس نے شیخ کامل کی اطاعت سے منہ موڑا اور ناقص کی اطاعت میں داخل ہوا۔ وہ ایمان، اسلام اور احسان سے باہر نکلا۔ ہادی نے یہ کلام کیا ہے (خیر البیان ص ۲۳۷)

پیر ناتمام کے لئے کافروں کا عذاب ہو گا | ۱۰۔ جب پیر ناتمام نادان مشرک شیطان کا پیروکار اپنے اعمال نامے کو دیکھے گا اس میں اپنا نام کافر پائے گا۔ اور اپنا عمل کافروں کا۔ اور کہے گا کہ میں اپنے آپ کو دنیا میں مومن جانتا تھا اور اپنا عمل

مومنوں کا عمل جانتا تھا۔ اور اب اپنا نام کافر لکھا ہوا دیکھتا ہوں اور اپنا سارا عمل کافروں کے عمل کی طرح عیاں دیکھتا ہوں۔ پس میں (خدا تعالیٰ) ان کو کہوں گا کہ تجھ پر میری لعنت، اور میرے فرشتوں، پیغمبروں، دوستوں اور صاحب ہدایت کی لعنت ہو۔ اور عرصات کے جملہ عالم کو حکم کروں گا کہ اس کو کہیں خدا کی لعنت ہو تجھ پر اے فلاں و فلاں کہ تو شیطان کے کہنے پر عمل کرتا تھا اور قرآن کی آیت پر عمل نہ کرتا تھا۔ تیرے لئے کافروں کے زمرے کا عذاب ہو گا۔ (خیر البیان ص ۶۴)

پیر ناتمام مشرک ہے

۱۱۔ پیر ناتمام نادان، شرک اپنے اعمال نامے کو دیکھے گا۔ اس میں اپنے عمل کو شیطان کے عمل کی طرح پائے گا۔ (خیر البیان ص ۶۲)

خیر البیان قرآن کا ہم مرتبہ ہے

۱۲۔ اگر تو اس پر عمل نہیں کرتا تو خیر البیان سے بہرہ نہیں پائے گا۔ وہ مجھ سے شرم کرے جو خیر البیان پر عمل کرنے کے بغیر لوگوں کو پند دیتا ہے۔ یا ایہا الرسول بلغ ما انزل الیک من ربک و ان لم تفعل فما بلغت رسالتہ۔ اے ہر کدامی پیغمبران برسان تو امت خود را چیزے کہ فرو فرستادہ شدہ است بسوئے تو از پروردگار تو و اگر نمی کنی تو آں تبلیغ پس نہ رسانیدی تو رسالت خود را۔ قرآن میں ہے بیان۔

(خیر البیان ص ۲۹۶)

اس الہام میں ایک تو بایزید نے خیر البیان کو قرآن کا ہم مرتبہ ٹھہرایا۔ اور دوسرے یہ کہ بایزید نے اپنے اوپر جو آیت نازل کروائی ہے وہ حضور جنتی مرتبت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ مخصوص ہے۔ مگر بایزید "یا ایہا الرسول" کے معنی اے ہر کدامی پیغمبران کرتا ہے۔ تاکہ اس زمرے میں وہ خود کو بھی شامل کرے۔ پھر "رسالتہ" میں ضمیر اللہ کی طرف راجع ہے اور اس نے اپنی طرف راجع کیا۔

آیت کا اصل ترجمہ یہ ہے۔

"اے رسول تیرے رب کی طرف سے تجھ پر جو کچھ نازل کیا گیا ہے وہ لوگوں کو پہنچا دے۔ اور اگر تو نے ایسا نہیں کیا تو تو نے خدا کی رسالت کو نہیں پہنچایا۔"

اور بایزید کہتا ہے کہ تو نے اپنی رسالت کو نہیں پہنچایا۔ اور اس طریقے سے وہ اس آیت سے اپنی رسالت کو واضح کرتا ہے۔ مذکورہ آیت کو بایزید نے خیر البیان میں بار بار لکھا ہے اور ہر جگہ اس کا ترجمہ اسی پیرائے میں کیا ہے۔

خیر البیان پر عمل نہ کرنے والا دائمی جہنمی ہے

۱۳۔ دیکھو بایزید! جو شخص خیر البیان پڑھتا ہے اور اس پر عمل نہیں کرتا۔ اس کی زندگی گناہوں کی زندگی ہو گی۔ وہ جان کنی کے وقت اور قبر میں اور قیامت کے دن عذاب پائے گا۔ اور آگ اور رنگا رنگ عذاب پاتے گا۔ (خیر البیان ص ۳۰۰)

ڈاکٹر صاحب اور ان کے ہمنواؤں کو بایزید کے اس الہام پر خاص طور پر غور کرنا چاہئے کیوں کہ اس کی زد ان پر بھی پڑتی ہے۔ ولنعم ما قیل ؎

ناوک نے تیرے صید نہ چھوڑا زمانے میں
تڑپے ہے مرغ قبلہ نما آشیانے میں

مستقل شریعت کا مدعی | ۱۴۔ ثم جعلناك على شريعة من الامر فاتبعها ولا تتبع اهواء الذين لا يعلمون ۔ قرآن میں عیاں ہے (خیر البیان صـ ۸۱)

ترجمہ ۔ پھر تجھ کو رکھا ہم نے ایک رستہ پر دین کے کام کے سو تو اسی پہ چل اور مت چل خواہشوں پہ نادانوں کی۔

بایزید نے یہ آیت اپنے آپ پہ نازل کروائی ہے۔ اور اپنے آپ کو اس کا مصداق سمجھتا ہے اور اپنے آپ کو صاحب شریعت کہتا ہے۔ حالاں کہ اس آیت کریمہ کے مخاطب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔

بایزید صراط التوحید میں کہتا ہے کہ:۔

۱۵۔ کامل اور مکمل وہ ہے جو صاحب شریعت ہو اور صاحب طریقت، حقیقت، معرفت، وصلت، وحدت وسکونت ہو۔ (صراط التوحید صـ ۸۷)

اب ہم بایزید کا وہ الہام پیش کرتے ہیں جس میں بقول اس کے اللہ نے اس کو اپنی طرف سے لوگوں کے لئے "ہادی" بنا کر بھیجا ہے۔ الہام یہ ہے:۔

میں نے تجھے ہادی بنایا ہے | ۱۶۔ اے بایزید! لوگوں کو میری طرف دعوت دے۔ میں نے تجھے ہادی بنایا ہے۔ لوگوں کی رہنمائی کرتا کہ لوگ سیدھی راہ پر آجائیں۔ (حالنامہ صـ ۹۳)

لفظ ہادی پر | بایزید خدا کی طرف سے ہادی ہونے کا مدعی ہے۔ اور خدا کی طرف سے جسے ہادی مقرر کیا جاتا ہے وہ پیغمبر ہوتا ہے بمصداق ولکل قوم ہاد۔ اور ہر ایک قوم کے لئے ہادی یعنی پیغمبر ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ ہادی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ناموں سے ایک معروف نام ہے۔ علامہ ابن حجر عسقلانیؒ شارح بخاری نے اپنے ایک قطعہ میں عشرہ مبشرہ کے ناموں کو یکجا لکھا ہے جس میں لفظ "الہادی" استعمال کیا ہے اور اس "ہادی" سے مراد خاص رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں وہ قطعہ یہ ہے:۔

لقد بشر الهادی فی الصحب زمرة | بجنات عدن کلهم فضل اشتهر
سعید زبیر سعد طلحة عامر | ابوبکر عثمان ابن عوف علی عمر (فتح الباری ج ۱ صـ ۴)

یعنی تحقیق ہادی نے اپنے صحابہ کرامؓ کے ایک گروہ کو جنت خلد کی بشارت دی ہے جن کا فضل مشہور ہے قطعے کے دوسرے شعر میں ان کے نام ذکر ہیں۔ اگر ہادی کا نام رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی کے ساتھ مخصوص نہ ہوتا تو علامہ عسقلانی رسول پاک کے دوسرے ناموں کے بجائے آپؐ کے لئے "ہادی" کا نام استعمال نہ کرتے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں نبی علیہ السلام کو ہی یہ سند دی ہے کہ بیشک آپ سیدھی راہ پر قائم ہیں۔ انك لعلى

هُدًى مُّسْتَقِيمٍ ط

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قیامت تک مسلمانوں کے لئے ہادی ہیں اور آپ کی ہدایات وتعلیمات قیامت تک باقی اور جاری ہیں۔ یہاں اس نکتے پر غور کرنا چاہیے کہ حضور ختمی مرتبت ؐ کے بعد خدا کی طرف سے دوسرے ہادی بھیجے کی تین وجوہ ہو سکتی ہیں۔

اوّلاً یہ کہ حضورؐ کی ہدایت تغیر وتبدل آچکا ہے اور اب ضرورت ہے کہ یہ ہدایت دوسرے ہادی کے ذریعے دنیا کے سامنے اپنی صحیح صورت میں پیش کردی جائے۔

ثانیاً یہ کہ نبی علیہ السلام کی دی ہوئی تعلیم وہدایت نامکمل ہے اور اس میں کمی بیشی کی ضرورت ہے۔

ثالثاً یہ کہ ختمی مرتبت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعلیم وہدایت ایک خاص زمانے کے لئے تھی اور اس زمانے کے بعد دوسرے زمانوں کے لئے دوسرے ہادیوں یا ایک ہادی کی ضرورت ہے جو بایزید کے قول کے مطابق کامل اور مکمل اور صاحب شریعت اور صاحب ہدایت ہو۔

لیکن امر واقعہ یہ ہے کہ مذکورہ تینوں وجوہ کوئی حقیقت نہیں رکھتیں۔

★ نبی علیہ السلام کی تعلیم وہدایت اپنی حالت پر محفوظ اور باقی ہے اور اس میں کسی قسم کا تغیر وتبدل نہیں آیا ہے۔

★ نبی علیہ السلام کے ذریعے ساری دنیا کو ایسی ہدایت پہنچائی گئی ہے جو ہر اعتبار سے مکمل اور محکم ہے جس میں کمی یا اضافہ کرنے کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔ اور نہ اس میں کوئی کمی رہ گئی ہے جس کی تکمیل کے لئے ایک دوسرے ہادی بھیجنے کی حاجت ہو۔

★ نبی علیہ السلام ایک خاص زمانے اور ایک خاص قوم کے لئے نہیں بلکہ تمام زمانوں اور تمام دنیا کی قوموں کے لئے قیامت تک ہادی بن کر تشریف لائے اور بنی نوع انسان کے لئے آپؐ کی ہدایت اور نبوت ورسالت کافی ہے۔

ان وجوہ کی بنا پر خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد کسی زمانے میں بھی خدا کی طرف سے ہادی بھیجنے کی ضرورت تو کیا اس کا تصور بھی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت ورسالت کی کھلی تکذیب ہے اور ختم نبوت ورسالت سے برملا انکار ہے۔ کیونکہ ختم نبوت ورسالت کا مطلب ہے "ختم ہدایت" اور جو لوگ ہادی اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعد اللہ کی طرف سے دوسرے ہادیوں یا ایک کامل اور مکمل ہادی کے بھیجے جانے کو ضروری سمجھتے ہیں وہ حقیقت میں ختم نبوت کے منکر ہیں۔

اب بایزید کی مزید ہدایات اور الہامات ملاحظہ کیجیے۔

مرشد کی طاعت کے بغیر عبادت مقبول نہیں

۱۷۔ ولا یقبل عبادتھم بغیر طاعۃ المرشد ھادی ویلی دا کلام (خیر البیان ص ۱۴۵)

ترجمہ۔ اور مرشد کی طاعت کے بغیر لوگوں کی عبادت مقبول نہیں۔ ہادی نے یہ کلام کیا ہے۔

مطلب یہ کہ بایزید کی پیروی کے بغیر کسی کی عبادت مقبول نہیں۔ اور یہ مقام انبیاء علیہم السلام کے سوا کسی کو حاصل نہیں

کعبے سے پیر تمام کی طرف مڑنا چاہئے ۱۸۔ جو شخص کعبہ کو جاتے ہوئے پیر تمام کی خبر سن لے۔ پس چاہئے کہ پیر تمام کی طرف مڑ جائے۔ نبی کے علم اور معرفت سیکھنے کے لئے۔ میں نے کعبہ کو خلیل کا گھر ٹھہرایا ہے اور اپنا گھر پیر تمام کے دل میں کر لیا ہے۔ میرا گھر خلیل کے گھر سے بہتر ہے۔ تجھ پر اس کا اعلام ہے۔ کعبے میں میری معرفت حاصل نہیں ہوتی میری معرفت آدمیوں کے پیر تام سے حاصل ہوتی ہے۔ (خیر البیان ص ۱۸۸)

بایزید کے قول کے مطابق اللہ نے اسے الہام کے ذریعے بتایا کہ میں نے کعبہ جانے والوں پر یہ لازمی قرار دیا ہے کہ پیر تمام کی خبر سن لینے کے بعد وہ کعبہ نہ جائیں۔ بلکہ پیر تام یعنی بایزید کے پاس جائیں۔ کیونکہ میری معرفت کعبے سے نہیں پیر تام سے حاصل ہوتی ہے۔ اور یہ کہ اللہ نے پیر تام کے دل کو کعبے سے بہتر کر دیا ہے۔

شیخ کامل کی طلب فرض نہیں ۱۹۔ حدیث قدسی جعلت فرض علی الانسان ان یطلبون الشیخ الکامل لاجل علم الانبیاء ومعرفتی ان کان مکانہ فی الصین اوفی العجم اوفی الشام (صراط التوحید ص ۴۸ وخیر البیان ص ۲۲)

ترجمہ۔ حدیث قدسی میں ہے کہ میں نے انسانوں پر فرض کر دیا ہے کہ وہ پیر کامل کی طلب کریں۔ علم انبیاء اور میری معرفت کے لئے اگرچہ اس کا مکان چین میں ہو یا عجم میں یا شام میں۔

یہ حدیث بایزید کی گھڑی ہوئی ہے جس کی رو سے اس نے اپنی شریعت میں اس فرض کا اضافہ کر دیا ہے کہ لوگ پیر کامل کی طلب میں نکلیں اگرچہ اس تک پہنچنے کے لئے انہیں چین و عجم اور شام تک سفر کرنا کیوں نہ پڑے۔ یہ طلب صرف مسلمانوں تک محدود نہیں بلکہ تمام انسانوں پر پیر کامل کی طلب فرض کر دی ہے اور یہ تب ہو سکتا ہے کہ پیر کامل سے پیغمبر مراد لیا جائے۔ بایزید نے بقول حضرت اخوند درویزہ بے شمار خود ساختہ احادیث نبوی اور احادیث قدسی اپنی کتابوں میں درج کی ہیں اور بڑی دلیری سے جعلی احادیث قدسی اللہ تعالیٰ کی طرف منسوب کی ہیں جن میں سے ایک مذکورہ حدیث قدسی بھی ہے۔ قرآن حکیم کی رو سے وہ شخص بڑا ظالم ہے جو اللہ تعالیٰ کی طرف جھوٹی باتیں کرے۔ چنانچہ ارشاد خداوندی ہے:۔

" وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰی عَلَی اللّٰہِ کَذِبًا ط

ترجمہ۔ اور اس شخص سے بڑھ کر اور کون ظالم ہو گا جس نے اللہ تعالیٰ کی طرف جھوٹی بات منسوب کی۔

اور جھوٹی حدیثیں بنانے والے کے بارے میں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں۔

" مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ "

جس شخص نے مجھ پر قصداً جھوٹ باندھا تو وہ اپنا ٹھکانا جہنم میں بنا لے۔

لیکن بایزید جھوٹی حدیثیں اور جھوٹی احادیث قدسی بنانے میں کچھ باک محسوس نہیں کرتا۔

شیخ کامل کی طلب فرض عین ہے | ۲۰۔ پس طلب شیخ کامل مرشد موصوف بصفات کمال فرض عین شد۔ (صراط التوحید صہ ۷۵)

ترجمہ۔ پس شیخ کامل مرشد کی طلب جو صفات کمال سے موصوف ہو فرض عین ہے۔

سابق جعلی حدیث قدسی میں بایزید نے شیخ کامل کی طلب علی الاطلاق فرض قرار دیا تھا جس سے فرض کفایہ اور فرض عین دونوں مراد ہو سکتے تھے لیکن بایزید کی اس ہدایت نے صراحت کر دی ہے کہ یہ طلب فرض عین ہے یعنی ہر مسلمان مرد و زن پر فرض ہے اور یہ شریعت محمدیؐ میں ایک نئے فرض کا اضافہ ہے۔ اور اللہ کی طرف سے کسی فرض کا مقرر کرنا پیغمبر کا کام ہے جس سے ثابت ہوا کہ بایزید اپنے آپ کو پیغمبر سمجھتا ہے۔

بایزید کی شریعت میں نئے اوامر و نواہی | ۲۱۔ واعلموا فی طریق التوحید کان مقامات وفی کل مقام کان امر والنھی فینبغی الطالب والسالک ان یعلم اوامر و النواھی منفعۃ وآفۃ جمیع المقام ویعمل بالاوامر۔ یجتنب عن النواھی حتی صار نجاتہ عن آفۃ کل مقام (صراط التوحید صہ ۳)

ترجمہ۔ اور جان لو کہ طریق توحید میں مقامات ہیں۔ اور ہر مقام میں امر اور نہی ہے پس طالب اور سالک کو چاہئے کہ اوامر و نواہی کو اور ہر مقام کی منفعت اور آفت کو جان لے۔ اور اوامر پر عمل کرے۔ اور نواہی سے اجتناب کرے۔ تاکہ ہر مقام کی آفت سے نجات حاصل کرے۔

بایزید نے اس ہدایت میں کہا ہے کہ میرے طریق توحید میں اوامر بھی ہیں اور نواہی بھی۔ مطلب یہ کہ بایزید کی شریعت ناقص نہیں۔ بلکہ وہ اتنی کامل ہے کہ اس میں اوامر و نواہی اور فرائض سب کچھ ہیں۔ اور جاننے والے جانتے ہیں کہ اس قسم کے دعووں سے نہ صرف اس کی نبوت بلکہ رسالت ثابت ہوتی ہے۔

بایزید کی حدیث میں شک کرنا کفر ہے | ۲۲۔ قال علیہ السلام عامیون الناس مریضۃ وشیخ الکامل طبیبۃ وذکر الخفی دوایہ من یحب ذکر الدائم نصحۃ من المرض ومن شک بہ فقد کفر (صراط التوحید صہ ۱۰۳)

ترجمہ۔ نبی علیہ السلام نے کہا ہے کہ عام لوگ مریض ہیں اور شیخ کامل طبیب ہے اور ذکر اس کی دوا ہے جو ذکر دائم سے محبت کرے۔ پس بیماری سے صحت ہے۔ اور جس نے اس میں شک کیا پس وہ کافر ہو گیا۔

یہ حدیث بایزید کی گھڑی ہوئی ہے اور اس کا دعوٰی ہے کہ جو شخص اس میں شک کرے وہ کافر ہو جاتا ہے بالفاظ دیگر بایزید کی "احادیث کاذبہ" میں جو شک کرے یا ان سے انکار کرے تو وہ اس کے نزدیک کافر ہے۔

خاتم النبیینؐ سے ہمسری کا دعوٰی کرنا | ۲۳۔ ما من نبیّ الّا ولہ نظیر فی امتہ جو کہا ہے نبی علیہ السلام نے۔ (خیر البیان صہ ۳۳)

ترجمہ۔ کوئی نبی ایسا نہیں ہے جس کی امت میں اس کی نظیر نہ ہو۔

بایزید کی اس جعلی حدیث پر غور کیجئے جو جھوٹ کا پلندہ ہے۔ امر واقعہ یہ ہے کہ کسی نبی کی امت میں اس کی نظیر موجود نہ تھی۔ ہمیں بتایا جائے کہ حضرت نوح۔ حضرت ابراہیم۔ حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ علیہم السلام کی امتوں میں ان کے مثیل اور نظیر کون تھے۔ اور پھر حضور سید المرسلین خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت میں نظیر تو کیا تمام انبیاء علیہم السلام میں آپ کی نظیر موجود نہیں۔ حضورؐ فرماتے ہیں۔

اَنَا سَیِّدُ وُلْدِ اٰدَمَ وَلَا فَخْرَ

ترجمہ۔ میں آدم علیہ السلام کی اولاد کا سردار ہوں۔ اور مجھے اس پر فخر نہیں۔

مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے بعد حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تمام کائنات اور جن و بشر پر برتری اور بزرگی حاصل ہے۔ ولنعم ما قیل ع

بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

اس جعلی حدیث کے ذریعہ بایزید اپنے آپ کو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نظیر اور مانند سمجھتا ہے اور اس حدیث کو اپنی نبوت کے ثبوت پر بطور دلیل پیش کرتا ہے۔ اور پھر یہاں اس نکتے پر غور کرنا چاہیے کہ جب بایزید نے اپنے آپ کو حضورؐ کا مثیل اور نظیر ثابت کیا تو پھر دوسرے انبیاء علیہم السلام پر بھی اس کو برتری حاصل ہوئی جو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حاصل ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ بایزید نے اپنی جعلی حدیث کے ذریعہ شان رسالتمآب میں تنقیص کا ارتکاب کیا ہے کہ اپنے آپ کو نظیر خاتم النبیین ثابت کیا۔ امام ابن تیمیہ نے "الصّارم المسلول" میں "بیانُ اقسام السَّبِّ" کے عنوان کے تحت وہ تمام صورتیں لکھی ہیں جن سے شان رسالت میں تنقیص لازم آتی ہے ان میں منجملہ اور صورتوں کے ایک صورت یہ بھی ہے کہ "یا آپؐ کی طرف کوئی ایسی بات منسوب کی جو آپؐ کے منصب کے لائق نہیں یا آپ کی شان میں کوئی فروتر بات کہی" (الصّارم المسلول علی شاتم الرسول ص ۵۲۸)

بایزید نے آپ کو حضورؐ کا نظیر کہہ کر آپ کی شانِ اقدس میں فروتر بات کی ہے اور اس سے سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منصب رسالت کی تنقیص ہوتی ہے اور اہل اسلام جانتے ہیں کہ اسلام میں ایسے شخص کا کیا حکم ہے۔

طوالت سے بچنے کی خاطر ہم فی الحال ان معروضات پر اکتفا کرتے ہیں اور اس مضمون کی تکمیل انشاء اللہ تعالیٰ ہم آئندہ فرصت میں کریں گے۔ نیز ہم بایزید کے دعویٰ ہائے نبوت و رسالت کے علاوہ اس کے چند اور شدید غیر اسلامی عقائد پر بحث کریں گے۔ اور موقع ملا تو ہم بایزید کی کتابوں سے اس کا عقیدہ "تناسخ" بھی ثابت کریں گے۔

در بند ایں مباش کہ مضمون نماندہ است
صد سال می تواں زسرِ زلفِ یار گفت

Obtain commission in the Corps of Electrical and Mechanical Engineering through 'E' CADET SCHEME

CONDITIONS OF ELIGIBILITY

a. Nationality — Male citizens of Pakistan
b. Marital Status — Unmarried
c. Age — 16 to 21 years (on 01 October 1983)

EDUCATION

1) Intermediate (Pre-Engineering) 2nd Division or equivalent.
2) Those already studying at Engineering Universities in various classes may also apply. Relaxation in upper age limit is permissible to these students upto maximum of 3 years depending upon the number of years already spent by them in the Engineering Universities. Such students when selected as 'E' Cadets will get Rs. 415 per month as stipend and after completion of training at Pakistan Military Academy will be paid Rs. 3600 per annum for the successful number of years completed by them prior to joining the Scheme.

INELIGIBILITIES

a. Screened out or rejected twice by ISSB/Central Selection Board, GHQ.
b. Previously declared medically unfit by an Appeal Medical Board for Army/Navy/PAF. (Those declared unfit by Ordinary Medical Board can apply if declared fit by Appeal Medical Board).
c. Released/discharged/withdrawn from the Armed Forces and any of its training establishments.
d. Dismissed/removed from Government service or whose employment/re-employment in the Government service has been debarred by a competent authority.
e. Convicted by a Court of Law for an offence involving moral turpitude.
f. Appearing candidates.
g. Diploma Holders.

PRELIMINARY SELECTION

a. Candidates should report alongwith their testimonials personally at any one of the Army Selection and Recruitment Centres located at Peshawar, Rawalpindi, Lahore, Multan and Hyderabad for preliminary selection at 0800 hours on any working day during the period from 10 January to 31 January 1983.
b. Application forms will be provided at Army Selection and Recruitment Centres

Pakistan Army

بے لوث خدمت — بے خوف قیادت

PID/Islamabad.

ADGROUP